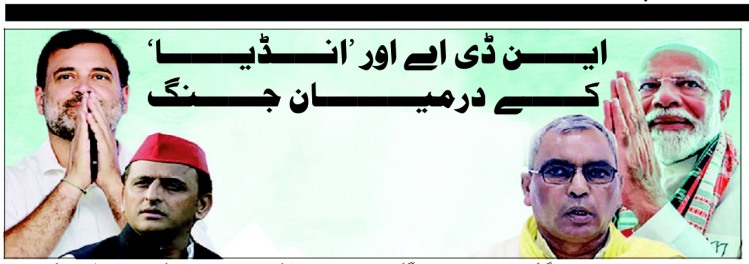

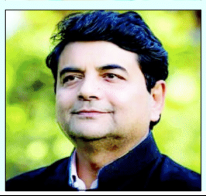

پوروانچل میں ذات پات کے چکرویو میں پھنسی پارٹیاں

ساتویں مرحلے میں وارانسی، گورکھپور، مرزا پور، چندولی، گھوسی، غازی پور، مہاراج گنج، کشی نگر، دیوریا، بانسگاؤں، سلیم پور، بلیا اور رابرٹس گنج سیٹوں پر انتخابات ہوں گے۔ یہ تمام سیٹیں پوروانچل علاقے میں آتی ہیں۔ 2019 میں ان 13 سیٹوں میں سے بی جے پی نے 9 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی اور اس کی اتحادی اپنا دل (ایس) نے دو سیٹیں جیتی تھیں۔ غازی پور اور گھوسی سیٹیں بی ایس پی کے کھاتے میں گئی تھیں۔ 2019 میں ایس پی اور بی ایس پی دونوں میں اتحاد تھا، لیکن اس بار دونوں الگ الگ الیکشن لڑ رہے ہیں۔ جہاں ایس پی-کانگریس ایک ساتھ میدان میں اتری ہیں، وہیں بی جے پی نے اوم پرکاش راج بھر کی پارٹی انوپریہ پٹیل کی اپنا دل (ایس) اور سنجے نشاد کی نشاد پارٹی سے ہاتھ ملایا ہے۔

این ڈی اے اور 'انڈیا' کے درمیان جنگ

اترپردیش کے پوروانچل میں آخری مرحلے کے انتخابات میں یکم جون کو پولنگ ہوگی۔ اس خطے کی یہ 13 سیٹیں کافی اہم ہیں۔

اس مرحلے میں پانچ سیٹیں یوپی کے وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے آبائی ضلع گورکھپور کے قرب وجوار میں ہیں، جبکہ چار سیٹیں پی ایم مودی کے حلقہ وارانسی سے متصل ہیں۔ ایسے میں دیکھنا یہ ہے کہ یوپی کے آخری مرحلے میں این ڈی اے اور انڈیا اتحاد میں پوروانچل میں کون سبقت لے جائے گا۔

ساتویں مرحلے کے انتخابات کا لٹمس ٹیسٹ پوروانچل کی لڑائی میں ہونا ہے، جہاں بی جے پی کو ذاتوں کی سیاسی جا کو توڑنے کا چیلنج درپیش ہے، وہیں بی ایس پی کے لیے سب سے بڑا چیلنج اپنی سیاسی گڑھ کو محفوظ رکھنا ہے۔ انڈیا اتحاد نے پسماندہ طبقات اور دلتوں کے ووٹروں کے فیصلہ کن کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے ان نشستوں پر اپنا پانسہ پھینکا ہے۔

ساتویں مرحلے میں وارانسی، گورکھپور، مرزا پور، چندولی، گھوسی، غازی پور، مہاراج گنج، کشی نگر، دیوریا، بانسگاؤں، سلیم پور، بلیا اور رابرٹس گنج سیٹوں پر انتخابات ہوں گے۔ یہ تمام سیٹیں پوروانچل علاقے میں آتی ہیں۔ 2019 میں ان 13 سیٹوں میں سے بی جے پی نے 9 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی اور اس کی اتحادی اپنا دل (ایس) نے دو سیٹیں جیتی تھیں۔ غازی پور اور گھوسی سیٹیں بی ایس پی کے کھاتے میں گئی تھیں۔ 2019 میں ایس پی اور بی ایس پی دونوں میں اتحاد تھا، لیکن اس بار دونوں الگ الگ الیکشن لڑ رہے ہیں۔ جہاں ایس پی-کانگریس ایک ساتھ میدان میں اتری ہیں، وہیں بی جے پی نے اوم پرکاش راج بھر کی پارٹی انوپریہ پٹیل کی اپنا دل (ایس) اور سنجے نشاد کی نشاد پارٹی سے ہاتھ ملایا ہے۔

لوک سبھا انتخابات کے ساتویں مرحلے میں رابرٹس گنج سیٹ شیڈولڈ ٹرائب اور بانسگاؤں شیڈول کاسٹ کے لیے ریزرو ہے۔ چندولی، بلیا، غازی پور اور دیوریا سیٹوں پر پسماندہ طبقے کے یادو ووٹر بڑی تعداد میں ہیں، سلیم پور اور کشی نگر میں موریہ کشواہا برادری کے کافی ووٹ ہیں، جب کہ مرزا پور، مہاراج گنج میں کرمیوں کی اچھی خاصی تعداد ہے اور نشاد ووٹرز وسیٹ ہوا کی پوروانچل کشی نگر، دیوریا اور سلیم پور کے ساتھ بانسگاؤں میں بھی ایک قابل ذکر تعداد موجود ہے۔ گھوسی اور غازی پور میں بھومیہار، راج بھر اور چوہان ووٹر بھی اچھا کام کر رہے ہیں۔

وارانسی میں جیت اور ہار کا فرق کیا ہوگا؟

وزیراعظم نریندر مودی ایک بار پھر وارانسی سیٹ سے الیکشن لڑ رہے ہیں، جن کے سامنے کانگریس سے اجے رائے اور بی ایس پی سے اطہر لاری قسمت آزما رہے ہیں۔ 2004 کو چھوڑ کر بی جے پی پچھلی تین دہائیوں میں ہر بار ناقابل تسخیر رہی ہے۔ 2014 سے نریندر مودی یکطرفہ طور پر الیکشن جیت رہے ہیں اور ان کے جیت کا فرق بھی مسلسل بڑھتا گیا ہے۔ اس بار کانگریس کے امیدوار اجے رائے انڈیا الائنس کے مشترکہ امیدوار ہیں، جنہیں ایس پی سے لے کر عام آدمی پارٹی تک کی حمایت حاصل ہے۔ اجے رائے کا وارانسی میں بھی اپنا سیاسی گڑھ ہے اور ایس پی کے ووٹ بینک کی وجہ سے اس بار انہیں کافی ووٹ مل سکتے ہیں۔ مودی کے خلاف صرف کجریوال دو لاکھ کا ہندسہ عبور کر سکے تھے لیکن اس بار اجے رائے اسے عبور کر سکتے ہیں۔

گورکھپور سیٹ پر یوگی فیکٹر

سب کی نظریں گورکھپور لوک سبھا سیٹ پر لگی ہوئی ہیں۔ اس سیٹ پر بی جے پی کی سبقت تین دہائیوں سے جاری ہے۔ یہ سیٹ 1989 سے 2018 تک گورکھناتھ پیٹھ کے پاس رہی ہے، جس میں سی ایم یوگی پانچ بار ایم پی رہ چکے ہیں۔ جب یوگی آدتیہ ناتھ نے سی ایم بننے کے بعد سیٹ چھوڑی تو ایس پی اسے جیتنے میں کامیاب رہی، لیکن 2019 میں اسے بی جے پی نے واپس چھین لی۔ 2019 میں، بھوجپور کے اداکار روی کشن ایم پی منتخب ہوئے تھے اور انہیں بی جے پی نے دوبارہ میدان میں اتارا ہے۔ کاجل نشاد ایس پی سے انتخابی میدان میں ہیں۔ اس سیٹ پر ایس پی کے سامنے چیلنج یوگی فیکٹر پر قابو پانا ہے جو انڈیا کے لیے ناقابل تسخیر رہا ہے، لیکن اگر نشاد ووٹر نے اہم کردار ادا کیا تو کسی کی امیدوں پر پانی پھیر سکتا ہے۔

گھوسی سیٹ پر راج بھر کا ٹیسٹ

اتل رائے 2019 میں بی ایس پی سے گھوسی لوک سبھا سیٹ جیتنے میں کامیاب ہوئے تھے، لیکن اس بار انہوں نے الیکشن نہیں لڑا ہے۔ این ڈی اے اتحاد میں گھوسی سیٹ اوم پرکاش راج بھر کی پارٹی کے پاس چلی گئی ہے، جہاں سے ان کے بیٹے اروند راج بھر الیکشن لڑ رہے ہیں۔ ایس پی نے راجیو رائے کو میدان میں اتارا ہے جبکہ بی ایس پی نے بال کرشن چوہان کو میدان میں اتارا ہے۔ اوم پرکاش راج بھر کو یہاں سخت مقابلہ کا سامنا ہے، کیونکہ بھومیہار سے لے کر راجپوت ووٹروں تک سبھی راجیو رائے کی حمایت میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ ایس پی امیدوار ہونے کی وجہ سے یادو-مسلم ووٹر بھی ان سے جڑے ہوئے ہیں۔ ایسے میں راج بھر کو اپنے بیٹے کو جیتنے کے لیے سخت محنت کرنی پڑ رہی ہے، لیکن راجیو رائے ان کے لیے رکاوٹ بن رہے ہیں۔

کشی نگر کی جنگ سہ رخی بن گئی

کشی نگر لوک سبھا سیٹ کا انتخاب ذات پات پر مبنی ہے۔ کشی نگر سیٹ پر بی جے پی نے اپنے موجودہ ایم پی وجے کمار دوبے کو میدان میں اتارا ہے، جب کہ ایس پی نے بی جے پی کے سابق ایم ایل اے جنمے جے سنگھ کے بیٹے اجے پرتاپ سنگھ کو میدان میں اتارا ہے، جو سینتھوار برادری سے آتے ہیں۔ بی ایس پی نے شبھ نارائن چوہان پر داؤ لگایا ہے جبکہ سوامی پرساد موریہ راشٹریہ شوشیت سماج پارٹی سے میدان میں ہیں۔ کشی نگر کے تجربہ کار لیڈر آر پی این سنگھ اب بی جے پی کیمپ میں ہیں، جو 2009 میں کانگریس کے ٹکٹ پر ایم پی منتخب ہوئے تھے۔ اس بار کشی نگر سیٹ پر سہ رخی مقابلہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

بلیا میں پرانے چہروں کی نئی لڑائی

سب کی نظریں بلیا لوک سبھا سیٹ پر لگی ہوئی ہیں۔ سابق پی ایم چندر شیکھر کی روایتی سیٹ سے ان کے بیٹے نیرج شیکھر بی جے پی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ رہے ہیں۔ 2019 میں محض 15 ہزار ووٹوں سے پیچھے رہنے والے ایس پی سناتن پانڈے ایک بار پھر اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔ نیرج کو اپنے والد کی وراثت کو بچانے کے چیلنج کا سامنا ہے۔ بی جے پی پچھلے دو انتخابات سے اس سیٹ پر جیت رہی ہے، لیکن اس بار یہ سیٹ ایس پی کے ذات پات کے کھیل میں پھنسی ہوئی ہے۔ بلیا کا الیکشن برہمن بمقابلہ راجپوت کے درمیان ہوگیا ہے۔ ایس پی نے یادو-مسلمانوں کے ساتھ برہمن ووٹوں کی کیمسٹری بنانے کی کوشش کی ہے، جسے توڑنے میں اگر نیرج شیکھر کامیاب ہوگئے تو پارلیمنٹ تک پہنچنے کا راستہ صاف ہوجائے گا۔

غازی پور میں مختار کے بھائی کا امتحان

اس بار افضل انصاری غازی پور لوک سبھا سیٹ سے ایس پی کے نشان پر الیکشن لڑ رہے ہیں۔ بی جے پی سے پارس ناتھ رائے اور بی ایس پی سے امیش سنگھ انتخابی میدان میں ہیں۔ غازی پور سیٹ پر الیکشن میں اہم مسئلہ افضل انصاری کے بھائی، سابق ایم ایل اے مختار کا ہے، جو 28 مارچ کو باندہ جیل میں انتقال کر گئے تھے۔ بی جے پی غازی پور لوک سبھا سیٹ جیتنے کی پوری کوشش کر رہی ہے لیکن مختار فیکٹر غالب ہے۔ 2019 میں، افضل انصاری نے بی جے پی کے منوج سنہا کو 1.19 لاکھ ووٹوں سے شکست دی۔ غازی پور سیٹ کی سیاسی داؤ پیچ بی جے پی کے لیے ایک چیلنج بنا ہوا ہے، کیونکہ یادو-مسلم ووٹوں کے ساتھ ساتھ دلت اور پسماندہ طبقہ بھی ایس پی کے حق میں متحد ہوتا نظر آرہا ہے۔

چندولی پارلیمانی سیٹ پر مہندر ناتھ فتح کی ہیٹ ٹرک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مرکزی وزیر مہندر ناتھ پانڈے چندولی لوک سبھا سیٹ پر جیت کی ہیٹ ٹرک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن پچھلے الیکشن میں وہ بہت معمولی ووٹوں سے جیتے تھے۔ اس بار ایس پی نے چندولی لوک سبھا سیٹ سے ٹھاکر چہرے کے طور پر ویریندر سنگھ کو میدان میں اتارا ہے، جب کہ بی ایس پی سے ستیندر موریہ قسمت آزما رہے ہیں۔ ایسے میں بی جے پی کو دو رخی چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ایک طرف بی جے پی کا بنیادی ووٹ بینک ٹھاکر ووٹ منتشر ہونے کا خطرہ ہے تو دوسری طرف بی ایس پی امیدوار کی وجہ سے موریہ کے ووٹوں کی بھی خلاف ورزی ہورہی ہے۔ ایس پی نے اس سیٹ پر یادو-مسلم-ٹھاکر اتحاد بنانے کی کوشش کی ہے، جسے توڑنا مہندر ناتھ پانڈے کے لیے آسان نہیں ہے، لیکن بی جے پی اپنی امیدیں بنیادی ووٹوں اور مودی کے نام پر لگا رکھی ہے۔

مرزا پور میں انوپریا پٹیل کا مستقبل داؤ پر

اپنا دل (ایس) کی صدر انوپریہ پٹیل تیسری بار مرزا پور لوک سبھا سیٹ سے الیکشن لڑ رہی ہیں، جن کے خلاف ایس پی کے رمیش چند بند اور بی ایس پی کے منیش تیواری میدان میں ہیں۔ بی جے پی کے ساتھ اتحاد کی وجہ سے انوپریہ پٹیل 2014 اور 2019 میں مرزا پور سیٹ سے جیتنے میں کامیاب رہی تھیں، لیکن اس بار الیکشن میں ایس پی نے جس طرح سے ان کے خلاف چال چلی ہے اس سے سیاسی راستہ کافی مشکل ہوگیا ہے۔ اس بار او بی سی کی اکثریت والی مرزا پور سیٹ پر لڑائی رتبہ اور ذات کے حساب سے ہے۔ انوپریہ پٹیل اپنے کرمی ووٹوں اور بی جے پی کے بنیادی ووٹ بینک کی مدد سے جیت کی ہیٹ ٹرک کرنا چاہتی ہیں، ایس پی نے بند-یادو-مسلم اتحاد بنانے کا جوا کھیلا ہے وہ کافی دلچسپ ہے۔

مہاراج گنج میں چودھری بمقابلہ چودھری

اس بار مہاراج گنج لوک سبھا سیٹ پر چودھری بمقابلہ چودھری کے درمیان مقابلہ ہے۔ مرکزی وزیر پنکج چودھری بی جے پی کی طرف سے میدان میں ہیں، کانگریس کی طرف سے ویریندر چودھری اور بی ایس پی سے عالم الیکشن لڑ رہے ہیں۔ پنکج چودھری اور ویریندر چودھری دونوں کرمی برادری سے آتے ہیں۔ پنکج چودھری اس سیٹ سے مسلسل جیت رہے ہیں، لیکن اس بار کانگریس نے کرمی گیم کھیل کر ان کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کردی ہیں۔

دیوریا میں پل پل حالات بدل رہے ہیں

دیوریا لوک سبھا سیٹ کو برہمن غالب سمجھا جاتا ہے۔ ششانک منی ترپاٹھی بی جے پی سے، اکھلیش سنگھ کانگریس سے اور سندیش یادو بی ایس پی سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ مودی لہر میں گزشتہ دو انتخابات میں بی جے پی یہ سیٹ جیتتی رہی ہے، لیکن اس بار کانگریس نے اکھلیش پرتاپ سنگھ کو میدان میں اتار کر ٹھاکر بمقابلہ برہمن کا مقابلہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ یادو اور مسلم ووٹروں کی بھی بڑی تعداد ہے، جس کی وجہ سے دیوریا سیٹ کی لڑائی دلچسپ ہے۔

کشواہا سلیم پور میں ہیٹ ٹرک کریں گے

بی جے پی کے رویندر کشواہا سلیم پور لوک سبھا سیٹ پر جیت کی ہیٹ ٹرک کرنے کے موڈ میں ہیں، جن کے سامنے ایس پی-کانگریس کے شنکر راج بھر اور بی ایس پی سے بھیم راج بھر اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔ اس سیٹ پر کشواہا اور راج بھر کے ووٹروں کی بڑی تعداد ہے۔ ایس پی نے یادو-مسلم-راج بھر اتحاد کو مضبوط بنانے کی کوشش کی ہے، بی جے پی نے اونچی ذات کے ووٹوں کے ساتھ کشواہا ووٹروں کو اپنی طرف لانے کی کوشش کی ہے، جب کہ بی ایس پی راج بھر-دلت کی بنیاد پر جیتنے کی امید لگائے بیٹھی ہے، لیکن یہاں مقابلہ ایس پی بی جے پی کے درمیان لگتا ہے۔

بانسگاؤں کی لڑائی دلچسپ ہوگئی

بانسگاؤں لوک سبھا سیٹ شیڈولڈ کاسٹ کے لیے مخصوص ہے۔ بانسگاؤں سے موجودہ بی جے پی ایم پی کملیش پاسوان میدان میں ہیں۔ کانگریس نے بی ایس پی سے آنے والے صندل پرساد پر اعتماد ظاہر کیا ہے۔ بی ایس پی نے رامسموج سنگھ کو اپنا امیدوار بنایا ہے۔ کملیش پاسوان کو دلت برادری کا مضبوط لیڈر مانا جاتا ہے، لیکن اس بار جس طرح ذات پات کی بنیاد پر الیکشن کرائے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بانسگاؤں کی لڑائی کافی دلچسپ ہوگئی ہے۔

رابرٹس گنج سیٹ پر مسئلہ پھنس گیا؟

درج فہرست قبائل کے لیے مختص رابرٹس گنج سیٹ پر اپنا دل (ایس) سے رنکی سنگھ کول میدان میں ہیں، جب کہ ایس پی سے چھوٹے لال کھروار اور بی ایس پی سے دھنیشور گوتم اپنی قسمت آزما رہے ہیں۔ 2019 میں اپنا دل (ایس) اس سیٹ کو جیتنے میں کامیاب رہا تھا، لیکن اس بار اس نے موجودہ ایم پی کا ٹکٹ کاٹ کر ایک نئے چہرے پر اپنی بازی لگائی ہے، لیکن ذات پات کے اردگرد ہونے والے انتخابات نے رنکی کول کے لیے ایک چیلنج کھڑا کر دیا ہے۔

❖

مشرقی یوپی میں ڈاکٹر، وکیل اور ٹیچر آزمارہے ہیں قسمت

پوروانچل کی 13 لوک سبھا سیٹوں میں تمام پارٹیوں کے 39 امیدوار ہیں۔ ان میں ڈاکٹر، وکیل اور کسان شامل ہیں۔ 19 امیدواروں کی بیویاں بھی برسرروزگار ہیں۔ صرف پی ایم مودی کا پیشہ سیاست ہے۔ پوروانچل کی 13 لوک سبھا سیٹوں کے لیے تین بڑی سیاسی جماعتوں، بی جے پی اور ایس پی اتحاد، بی ایس پی کے 39 امیدوار ڈاکٹر، وکیل، اساتذہ، کسان اور تاجر ہیں۔ 19 امیدواروں کی بیویاں بھی کماتی ہیں۔ غازی پور کے امیدوار افضل انصاری کی اہلیہ فرحت انصاری کپڑوں کی کڑھائی اور ڈیزائننگ کے علاوہ موبائل ٹاور کرائے پر لے کر اور ٹیوشن پڑھا کر بھی پیسے کماتی ہیں۔ صرف وزیراعظم نریندر مودی کا پیشہ سیاست ہے۔ ان کی آمدنی کا ذریعہ تنخواہ ہے۔ ساتویں اور آخری مرحلے کی ووٹنگ یکم جون کو ہوگی۔ اس کے لیے انتخابی مہم 30 جون تک جاری رہے گی۔ سیاسی جماعتوں کے امیدواروں نے اپنے حلف نامے میں جس پیشوں کا اعلان کیا ہے، اس کے مطابق سیاست کے ذریعے آمدنی حاصل کرنے والے واحد امیدوار وارانسی سے وزیراعظم نریندر مودی ہیں۔ بی جے پی کے ڈاکٹر ونود کمار بند بھدوہی سے ڈاکٹر ہیں، ایس پی کی پریا سروج مچھلی شہر پیشہ سے وکیل ہیں، بی ایس پی کے شیام سنگھ یادو جونپور سے وکیل ہیں اور لال گنج سے بی ایس پی کے ڈاکٹر اندو چودھری اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ بی ایچ یو میں

غازی پور سے بی جے پی کے پارس ناتھ رائے اور بی ایس پی کے امیش کمار سنگھ، جونپور سے بی جے پی کے کرپا شنکر سنگھ، گھوسی سے این ڈی اے کے اروند راج بھر، بلیا سے بی ایس پی کے للن سنگھ یادو، سلیم پور سے بی ایس پی کے بھیم راج بھر کا انحصار زراعت سے ہونے والی آمدنی پر ہے۔

ان کے علاوہ باقی 28 دیگر امیدوار کھیتی باڑی، کاروبار، ٹھیکیداری، تجارتی عمارتوں کے کرایہ، اداکاری، گلوکاری اور عوامی نمائندے کے طور پر ملنے والی تنخواہ یا پنشن پر منحصر ہیں۔

لوک سبھا کی آٹھ سیٹوں پر یکم جون کو ووٹنگ ہوگی۔

تین اضلاع میں لوک سبھا کی پانچ سیٹوں کے لیے ووٹنگ کا عمل 25 مئی کو مکمل ہوگیا تھا۔ ہفتہ کو وارانسی سمیت سات اضلاع کی آٹھ لوک سبھا سیٹوں کے لیے ووٹر اپنا ووٹ ڈالیں گے۔ اگر ہم 10 اضلاع کی ان 13 لوک سبھا سیٹوں سے لڑنے والے نارتھ این ڈی اے، انڈیا الائنس اور بی ایس پی کے امیدواروں کے پیشے کی بات کریں تو ایک امیدوار پوری طرح سیاست پر منحصر ہے۔ چار امیدوار پیشہ ور ہیں۔ جبکہ چھ امیدوار صرف زراعت سے اپنی روزی کماتے ہیں۔

بیویاں بھی ان کی آمدنی میں مدد کرتی ہیں۔

لوک سبھا انتخابات میں قسمت آزمائی کرنے والے 19 امیدواروں کی بیویاں بھی کاروبار کرتی ہیں کرایہ، تنخواہ، کھیتی باڑی اور اپنی صلاحیتوں کے ذریعے اپنے خاندان کے معاشی نظام کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان میں وارانسی سے کانگریس کے اجے رائے، چندولی سے بی جے پی کے ڈاکٹر مہیندر ناتھ پانڈے، ایس پی کے ویریندر سنگھ اور بی ایس پی کے ستیندر، غازی پور سے ایس پی کے افضل انصاری، جونپور سے ایس پی کے بابو سنگھ کشواہا اور مچھلی شہر سے بی ایس پی کے شیام سنگھ یادو شامل ہیں۔ (محفوظ نشست سے بی جے پی کے بی پی سروج)، مرزا پور سے ایس پی کے رمیش چند بند، رابرٹس گنج (ریزرو) سے ایس پی کے چھوٹے لال کھروار اور بی ایس پی کے دھنیشور، بھدوہی سے بی جے پی کے ڈاکٹر ونود کمار بند اور انڈیا اتحاد، این ڈی اے کے للتیش پتی ترپاٹھی۔ گھوسی سے کے اروند راج بھر اور ایس پی کے راجیو کمار رائے، لال گنج (ریزرو) سے ایس پی کے انسپکٹر پرساد سروج، اعظم گڑھ سے بی ایس پی کے مشہود احمد اور بلیا سے بی جے پی کے نیرج شیکھر اور ایس پی کے سناتن پانڈے کی بیوی خود برسرروزگار ہیں اور خاندان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے میں معاونت کرتی ہیں۔

پاٹلی پتر: کیا میسا بھارتی بڑا چیلنج ثابت ہورہی ہیں؟

پاٹلی پتر پارلیمانی سیٹ بی جے پی اور آر جے ڈی کے درمیان کانٹے کی ٹکر ہے۔ اس حساس اور اہم پارلیمانی حلقہ میں سابق وزیراعلیٰ اور آر جے ڈی لیڈر لالو پرساد یادو کی بیٹی میسا بھارتی اور بی جے پی کے امیدوار رام کرپال یادو کے درمیان مقابلہ ہے۔ 2014 سے قبل رام کرپال یادو آر جے ڈی کا حصہ تھے، مگر بعد میں انہوں نے لالو پرساد یادو کے ذریعہ میسا کو ٹکٹ دیے جانے کے فیصلہ کے خلاف بغاوت کرکے بی جے پی میں شمولیت اختیار کرلی تھی۔ پاٹلی پوتر سیٹ میں 6 اسمبلی حلقے دانا پور، ماند، پھلواری، مسوریی، پالی گنج اور بکرم آتے ہیں۔ میسا بھارتی نے دو مرتبہ اس سیٹ پر رام کرپال یادو سے شکست کھائی ہے۔ وہ ایک زمانے میں لالو پرساد یادو کے بہت قریبی اور معتمد سمجھے جاتے تھے۔

خیال رہے کہ بہار میں لوک سبھا کی 40 سیٹیں ہیں اور ساتویں مرحلے میں بہار کے پارلیمانی حلقوں میں الیکشن ہورہے ہیں۔ خیال رہے کہ 2019 کے لوک سبھا الیکشن میں این ڈی اے نے 40 میں سے 39 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی اس وقت این ڈی اے میں بی جے پی، جنتا دل (یو) اور لوک جن شکتی پارٹی تھیں جبکہ راشٹریہ جنتا دل، کانگریس اور ایل ایس پی پر مشتمل مہا گٹھ بندھن صرف ایک سیٹ حاصل کرپایا تھا۔ 2014 میں بہار میں بی جے پی نے 22 سیٹیں جیتی تھیں۔ لوک جن شکتی 6 پر کامیابی حاصل کی تھی جبکہ کانگریس کو صرف دو سیٹوں پر کامیابی ملی تھی۔

یکم جون کو جن لوک سبھا سیٹ پر الیکشن ہونے ہیں، ان میں راجدھانی پٹنہ کے پارلیمانی حلقہ پٹنہ صاحب پر سب کی نظریں ہوں گی۔ پٹنہ صاحب شہری علاقوں اور ووٹران پر مشتمل حلقہ ہے۔ پٹنہ صاحب سے متصل حلقہ سارن، حاجی پور، مونگیر، نالندہ، پاٹلی پتر ہیں۔ بنیادی طور پر یہ سیٹ بی جے پی کے اثر ورسوخ والی سیٹ ہے اور مدت سے یہاں سے بی جے پی الیکشن جیتتی رہی ہے، 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کے امیدوار روی شنکر پرساد نے کانگریس کے امیدوار اداکار شتروگھن سنہا کو 28,4657 ووٹوں سے ہرایا تھا اور جتنے ووٹ پڑے تھے ان میں کا 28.98 فیصد ستروگھن سنہا کو ملا تھا اس سے قبل

2014 میں کانگریس کے امیدوار کنال سنگھ کو 2,65,805 فیصد تھا۔ 2009 میں شتروگھن سنہا نے بی جے پی کے ٹکٹ پر لاکھ ووٹ ملا۔ سیٹ جیتی تھی۔ انہوں نے آر جے ڈی کے وجے کمار کو 1,66,770 ووٹوں سے ہرایا تھا۔ پاٹلی پتر سیٹ پٹنہ صاحب کے تحت آتی ہے۔ اس میں 6 اسمبلی حلقے آتے ہیں۔ یہ حلقے دانا پور، منبر، پھلواری (ایس سی) مسوڑی (ایس سی) پالی گنج اور بکرم شامل ہیں۔ پاٹلی پتر سیٹ 2008 کے حد بندی کے بعد بنائی گئی تھی۔ اندازہ ہے کہ بی جے پی اور آر جے ڈی کے درمیان براہ راست مقابلہ ہے۔ بی جے پی کے امیدوار رام کرپال یادو لگاتار تیسری مرتبہ الیکشن لڑ رہے ہیں۔ لالو یادو کی بیٹی میسا لگاتار تیسری مرتبہ اس سیٹ پر رام کرپال یادو سے مقابلہ کررہی ہیں۔ وہ 2014 اور 2019 میں رام کرپال یادو سے الیکشن ہار چکی ہیں اور اس مرتبہ پھر امید لگائے بیٹھی ہیں۔ خیال رہے کہ وہ لگاتار دو مرتبہ کرپال یادو سے الیکشن ہار چکی ہیں۔ لالو یادو بھی اس سیٹ سے اپنی قسمت آزما چکے ہیں۔ 2009 میں لالو نے راجیش پرساد ساڑھے 23 ہزار ووٹوں سے ہرایا تھا۔ اس وقت پاٹلی پتر پر سب سے سخت معرکہ ہوا تھا اور لالو یادو نے اپنی پوری طاقت جھونک دی تھی۔ میسا بھارتی نے بھی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔ لالو یادو کے خاندان کے دوسرے لوگ بھی اس مہم میں شامل ہورہے ہیں ان میں رابڑی دیوی، تیجسوی یادو، تیج پرتاپ یادو کے علاوہ آر جے ڈی کے سینئر لیڈر خیمہ ڈالے ہوئے ہیں۔ اتحادالمسلمین کے فرح رضا بھی پورے دم خم سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔

❖